8571- حبشیوں کی جماعت

سوال

اس گروہ کے متعلق جوکہ اپنے آپ کو (حبشی) کہتا ہے اسلام کی رائے کیا ہے ؟ اوران کے بارہ میں ہمارہ کیا موقف ہونا چاہئے ؟ اوراس گروہ کی عقدی غلطیاں کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

وحدہ الصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ، وعلی آلہ وصحبہ ۔

اما بعد :

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی کے پاس (حبشی جماعت) کے متعلق اوراس جماعت کی طرف منسوب شخص جس کا نام عبداللہ الحبشی جوکہ لبنان میں رہتا ہے کے متعلق بہت سے سوالات واستفسارات آئے ہیں ، اوراس جماعت کی بہت ساری شاخیں بعض یورپی ممالک اورامریکا اوراسٹریلیا میں بھی پائی جاتی ہیں ۔

توکمیٹی نے اس جماعت کا وہ لٹریچر جس میں اس جماعت کے اعتقادات وافکاراوردعوت بیان کی گئ ہے طلب کیا ، اس لٹریچر پر غوروخوص کرنے کے بعد کمیٹی نے عام مسلمانوں کے لئے مندرجہ ذیل وضاحت کی ہے :

اول :

صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا :

(سب سے اچھے لوگ میرے دور کے اورپھر اسے کے بعد آنے والے پھران کے بعد آنے والے ہیں) دوسرے الفاظ بھی وارد ہیں ۔

اورفرمان نبوی ہے : (میں تمہیں اللہ تعالی کے تقوی اور سمع واطاعت کی وصیت کرتا ہوں ، اگرچہ تم پر کوئ حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنا دیا جائے ، اور تم میں سے جومیرے بعد زندہ رہے گا وہ اختلاف دیکھے گا ، توتم میری اور خلفاء الراشدین المھدیین کی سنت پر عمل کرنا ، اس پر سختی سے کاربند رہنا ، اور نئے نئے بدعات والے کے بچتے رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے) ۔

مسند احمد ، ابوداود ، اور ترمذی نے اسے روایت کیا اوراسے حسن صحیح کہا ہے ۔

اورقرون ثلاثہ کے امتیاز کی سب سے اہم خصلت اور سب لوگوں پر خیر اور بھلائ رہی اس کی خصلت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے سب معاملات میں کتاب وسنت کو حاکم بنایا اوراس پر عمل کیا ، اورکتاب وسنت کو ہی ہرایک کے قول پر مقدم رکھا چاہے اس قول کا قائل کوئ بھی ہو ، اور سب امور میں فھم وفراست سے کام لیا ۔

اورکتاب وسنت کی نصوص کو قواعد شرعیہ اور عربی لغت کے مطابق سمجھا ، اور شریعت کواس کی جزئیات وکلیات اور عموم اور خبر واحد کو مکمل طور پر اخذ کیا ، اور متشابہ نصوص کو محکم نصوص پر پیش کیا ، تواس لئے وہ شریعت اسلامیہ پر مستقیم رہے اوراس پر عمل کیا ، اوراس پر پوری سختی سے کاربند رہے ، اوراس میں نہ توکسی قسم کی کمی اور نہ ہی زیادتی کی ، اوران سے یہ چیز کیسے سرزد ہوسکتی تھی کہ وہ دین میں کمی وزیادتی کرلیں جبکہ انہوں نے اس نص کو پکڑا ہوا تھا اوراس نص پر عمل کررہے تھے جوکہ ہر خطا اور زلل سے معصوم ہے ۔

دوم :

پھران کے بعد ایسے ناخلف لوگ آئے جن میں بدعات وخرافات نے کثرت سے رواج پایا ، اور ہر ایک رائے رکھنے والا اپنی رائے پر عمل کرنے لگا اور نصوص شرعیہ کو ترک کیا جانے اور انہیں اپنی اھواء اور خواہشات کے مطابق ڈھالا جانے اور اس تاویلیں کی جانے لگی ، توان لوگوں نے اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنی اور مومنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کی راہ پر چلنا شروع کر دیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ ہے :

.{اور جو شخص راہ ھدایت کے واضح ہوجانے کے باوجود بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے ، توہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہو اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور یہ پہنچنے والی بہت ہی بری جگہ ہے}.

اور یہ اللہ تعالی کا اس امت پر فضل وکرم ہے کہ ہر دور میں ایسے علماء پیدا فرما دیتا ہے جو کہ علم میں رسوخ رکھتے ہیں اور ان بدعات جو کہ دین کے جمال وخوبصورتی میں بگاڑ پیدا کر رہی اور اس کی صفائی میں کچھ امیزش کر رہی اور سنت کو مٹا رہی ہوں توان کا قلع قمع کرتے ہیں ۔

یہ اللہ تعالی کے اس وعدہ کی سچائی ہے جو کہ اس نے اپنے دین اور شریعت کی حفاظت کا کیا ہوا ہے ، وہ وعدہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے :

.{ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں}.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (ہر وقت میری امت میں سے کچھ لوگ اللہ تعالی کے دین کی پابندی کرتے رہیں گے ، جو بھی انہیں ذلیل کرنے یا ان کی مخالفت کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں دے سکے گا ، حتی کہ اللہ تعالی کا حکم آجائے گا اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے) یہ حدیث احادیث کی سب کتب صحاح اور مسانید اور سنن میں موجود ہے اور اس کے علاوہ بھی الفاظ وارد ہیں ۔

سوم :

چودویں صدی کے آخری ایام میں عبداللہ حبشی کی قیادت میں ایک جماعت ظاہر ہوئی جس نے حبشہ سے شام میں گمراہی پھیلانی شروع کی اور لبنان کو اپنا مستقر بنانے کے بعد لوگوں کو اپنے طریقے کی دعوت دینی شروع کی اور اپنے پیروکاروں کو کثیر بنانے اور اپنے افکار کو پھیلانے لگا جو کہ جھمی قبر پرستوں اور صوفیوں اور معتزلہ کے عقائد کا مجموعہ ہے یہ شخص ان عقائد پر تعصب رکھتا اور اس پر مناظرے کرتا اور اس کی دعوت دینے والا لٹریچر طبع کرتا اور اسے پھیلاتا ہے ۔

ان کے لٹریچر کو بغور دیکھنے اور مطالعہ کرنے والوں کو واضح ہوتا ہے کہ اپنے اعتقادات کے اعتبار سے مسلمانوں کی جماعت (اہل سنت) سے خارج ہیں ، ذیل میں ہم ان کے کچھ اعتقادات بطور مثال ذکر کرتے ہیں نہ کہ سب :

1- یہ گروہ ایمان کے مسئلہ میں مرجئہ کے مذموم مذھب پر ہے ۔

اور یہ بات سب کے علم میں ہے کہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین عظام رحمھم اللہ اور ان کے بعد آج تک جو بھی ان کے طریقے اور راہ پر چلنے والے ہیں وہ عقیدہ یہ ہے کہ :

ایمان زبانی اقوال اور اعتقاد قلب اور اعضاء کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے ، تو یہ ضروری ہے کہ تصدیق کے ساتھ انقیاد واطاعت اور شریعت مطہرۃ کے لئے خضوع ہو ، اور اگر یہ نہیں تو ایمان کا دعوی کرنے والے کا دعوی صحیح نہیں ۔

اس عقیدہ کی تقریر کو نقل کرنے میں سلف رحمہ اللہ تعالی کے اقوال کثرت سے وارد ہیں ، انہی اقوال میں سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد والوں کو جنہیں ہم نے اپنے دور میں پایا ہے ان کا اس بات پر اجماع ہے ، وہ یہ کہتے تھے کہ : ایمان قول و عمل اور نیت کا نام ہے ، ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کے بغیر کافی نہیں ۔ (یعنی تینوں کا ہونا ضروری ہے) ۔

2-اس جماعت کے لوگ اللہ تعالی کے علاوہ مردوں سے استغاثہ اور پناہ مانگنا اور انہیں اللہ تعالی کے علاوہ پکارنا جائز قرار دیتے ہیں ، اور یہ عقیدہ قرآن وسنت کی نصوص اور مسلمانوں کے اجماع سے شرک اکبر ہے ، اور یہی شرک ان پہلے مشرکوں اور کفار قریش وغیرہ کا دین ہے جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی کا ان کے متعلق فرمان ہے جس کا ترجمہ ہے :

.{اور یہ لوگ اللہ تعالی کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو اسے نقصان دے سکیں اور نہ ہی اسے کوئی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں}.

اور اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{پس آپ اللہ تعالی ہی کی عبادت کریں ، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ، خبردار ! اللہ تعالی ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں ، یہ لوگ جس بارہ میں اختلاف کررہے ہیں اس کا فیصلہ اللہ تعالی خود کرے گا ، اللہ تعالی جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو ھدایت نہیں دیتا}.

اور اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے ، تم اس کو گڑگڑا اور چپکے چپکے سے پکارتے ہو کہ اگر تو ہمیں نجات دے دے تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں ہوجائیں گے ، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی ہی تم کو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے تم پھر بھی شرک کرنے لگ جاتے ہو}.

اور فرمان باری تعالی کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{اور بیشک مسجدیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں تو تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ}.

اور اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہ اللہ تعالی تمہارا رب ہے اسی کی سلطنت ہے ، اس کے علاوہ جنہیں تم پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریادرسی نہیں کرینگے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کرجائیں گے ، اور آپ کو اللہ تعالی جیسا کوئی بھی خبردار خبریں نہ دے گا}.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے (دعاء عبادت ہے) اس حدیث کو اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

اس موضوع کے متعلق آیات اوراحادیث بہت ہیں جوکہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ پہلے دور کے مشرکوں کو یہ علم تھا کہ اللہ تعالی رازق اور خالق اوروہی نفع اور نقصان دینے والا ہے ، لیکن انہوں نے اپنے الھوں کی عبادت اس لئے کی تاکہ وہ ان کی اللہ تعالی کے ہاں سفارش کریں اوران کے لئے اللہ تعالی کے ہاں قرب حاصل کریں ، تواللہ تعالی نے انہیں اس فعل پر کافر قراردیا ، اوران کے کفراور شرک کی وجہ ان پر حکم صادرکیا اوراپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوان سے لڑائی اورجہاد کرنے کا حکم دیا حتی کہ اللہ وحدہ کی عبادت ہونے لگے ۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ ہے :

{اوران سے قتال کرتے رہو حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ تعالی کا ہوجائے }.

اورعلمائے کرام نے اس موضوع میں بہت ساری کتابیں تصنیف کی ہیں ، جن میں اس اسلام کی حقیقت بیان کی گئ ہے.جس کے ساتھ رسول مبعوث کئے گئے اورکتابیں نازل کی گئیں ، اور ان میں اہل جاہلیت کے دین اوران کے عقائد اوراعمال کوبیان کیا گیا ہے جوکہ شریعت الہیہ کے مخالف ہیں ۔

اس موضوع میں سب سے اچھی اور بہتر کتاب شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی تالیف ہے کہ ایک مختصر اور جامع کتاب ہے (قاعدہ جلیۃ فی التوسل والوسیلۃ) ۔

3-اس گروہ اورجماعت کے لوگ قران کریم کواللہ تعالی کی کلام حقیقی نہیں مانتے ۔

نصوص قرآنیہ اورسنت نبویہ اور مسلمانوں کے اجماع سے یہ بات ثابت اور معلوم ہے کہ ،اللہ تبارک وتعالی جب چاہے اس طرح کلام کرتا ہے.جس طرح اس کے شایان شان اورلائق ہے ، اورقرآن کریم حروف معانی کے ساتھ اللہ تعالی کا کلام حقیقی ہے ، جیسا کہ فرمان ربانی کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{اوراگر آپ سے کوئ مشرک پناہ طلب کرے تواسے پناہ دے دیجئے حتی کہ وہ اللہ تعالی کا کلام سن لے }.

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

{اوراللہ تعالی نے موسی (علیہ السلام) سے صاف طورپر کلام کیا}.۔

اوراللہ جل جلالہ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{آپ کے رب کا کلام سچائ اورانصاف کے اعتبار سے کامل ہے }.

اوراللہ تعالی کا فرمان ہے :

{حالانکہ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جوکلام اللہ کوسن کراور عقل وعلم والے ہوتے ہوئے پھر بھی بدل ڈالتے ہیں}.۔

اورایک مقام پراللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی کی کلام کوبدل دیں ، آپ کہہ دیجئے !کہ اللہ تعالی پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلوگے }.۔

اس معنی میں آیات توبہت سی جوسب کے علم میں ہیں ، اوراس عقیدے کا سلف صالحین سے تواتر کے ساتھ ثبوت ملتا ہے ، اوراسی طرح نصوص قرآنیہ اوراحادیث نبویہ میں بھی اسے بیان کیا گیا ہے ، اللہ تعالی ہی کی تعریف اوراس کا احسان ہے ۔

4–اس گروہ کے ہاں یہ واجب ہے کہ قرآن وسنت میں اللہ تعالی کے اسماء صفات کی جتنی بھی نصوص ہیں ان کی تاویل کی جائے ۔

اور یہ عقیدہ مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین عظام کے دور سے لے کر آج تک ان کے طریقے پر چلنے والوں کا ہے ، کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسماء وصفات کی جو نصوص وارد ہیں ان میں غیر کسی تاویل اور تحریف اور بغیر تعطیل اور تکییف اور تمثیل اور تشبیہ کے ایمان لانا واجب ہے ۔

بلکہ ان وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے مثل کوئ چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ، تو (اہل سنت والجماعت) اللہ تعالی سے اس کی نفی نہیں کرتے جو وصف اللہ تعالی نے اپنے لئے بیان کیا ہے ، اور نہ ہی کلمات کو اس کی جگہ سے دوسرے جگہ پھیرتے ہیں ، اور نہ ہی اللہ تعالی کے اسماء اور آیات میں الحاد سے کام لیتے ہیں ، اور نہ اسماء و صفات کی کیفیت اور اور نہ ہی اس کی صفات کی مثال مخلوق کی صفات سے بیان کرتے ہیں ، اس لئے کہ اللہ تعالی کا کوئ ہمسر نہیں اور نہ ہی کوئ شریک ہے ۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ :

میں اللہ تعالی پر اور اس کے متعلق جو کچھ وارد ہے اس طرح ایمان لایا جو کہ اللہ تعالی کی مراد ہے ، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ وہ لائے ہیں اس پر اس طرح ایمان لایا جو مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ۔

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ :

ہم ان پر ایمان لاتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کو رسول صلی اللہ علیہ پر نہیں لوٹاتے ، اور نہ ہی اللہ تعالی کا اس سے زیادہ وصف بیان کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالی نے اپنے لئے خود وصف بیان کیا ہے ۔

5–اور ان کے باطل عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ " مخلوق پر اللہ تعالی کے علو کا انکار اور نفی ۔

اس کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ وہ ہی ہے جس پر قرآن کریم کی قطعی آیات اور احادیث نبویہ اور فطرت سلیمہ اور صریح عقول دلالت کرتی ہیں ، کہ اللہ تعالی اپنی مخلوق پر بلند اور اپنے عرش پر مستوی ہے اس پر بندوں کے امور میں سے کوئ چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ ہے :

.{پھر وہ عرش پر مستوی ہوا}. اس کا ذکر اللہ تعالی نے سات جگہ پر فرمایا ہے ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے}. ۔

اور جل وعلا کے فرمان کا ترجمہ ہے :

.{اور وہ بلند وبالا اور عظمت والا ہے}.

اور فرمان ربانی ہے : .{اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کرو}.

اوراللہ رب العزت کا فرمان ہے :

{اوریقیناآسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالی کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے ہیں، اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں}۔

اوراس کے علاوہ بہت سی آیات ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہے، ان مین سے معراج کا قصہ جو کہ تواتر سے ثابت ہے ۔ جس میں ہے کہ :

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آسمان کرکے ساتوں آسمانوں سے تجاوز کرنے کے بعد اپنے رب کے پاس گئے تو اللہ تعالی نے انہیں اپنے قریب کیا یا انہیں آواز دی اور پچاس نمازیں فرض کیں تو نبی صلی اللہ علیہ بار بار اللہ تعالی کی طرف سے موسی علیہ السلام کے پاس آتے رہے تاکہ نمازوں میں تخفیف ہوسکے تو موسی علیہ السلام ان سے پوچھتے کہ کتنی نمازیں فرض ہوئی ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بتاتے اور موسی علیہ السلام انہیں کرانے کے لئے کہتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس اوپر جاتے) ۔

اوران احادیث میں سے حدیث ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو کتاب میں لکھا جو کہ اس کے پاس عرش کے پر ہے : بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے)بخاری اور مسلم نے اسے روایت کیا ہے ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے حالانکہ میں اس کا امین ہوں آسمانوں میں ہے) صحیح بخاری ومسلم ۔

اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اللہ تعالی کا عرش پانی پر اور اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے ، اور اللہ تعالی تمہارے حالات کا علم رکھتا ہے) صحیح ابن خزیمہ اور سنن ابوداوود ۔

اور صحیح مسلم اور حدیث کی دوسری کتب میں اس لونڈی کا قصہ موجود ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی کہاں ہے ؟ تو وہ کہنے لگی : آسمان میں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں ؟ اس نے جواب دیا آپ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے) ۔

تو مسلمان اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اور تابعین عظام رحمھم اللہ تبع تابعین آج تک ان کے راستے پر چلنے والے اس صاف ستھرے عقیدہ پر چلتے رہے ، اس پر جتنی بھی اللہ تعالی کی تعریف کی جائے اتنی ہی کم ہے ۔

تو اس مسئلہ کی عظمت اور اس کے کثرت دلائل کی بنا پر جو کہ ایک ھزار سے بھی زیادہ ہیں اہل علم نے صرف اس مسئلہ میں علیحدہ تصانیف کی ہیں ، مثلا حافظ ابوعبداللہ الذھبی رحمہ اللہ کی کتاب (العلو للعلی الغفار) اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب (اجتماع الجیوش الاسلامیۃ) ۔

6- یہ گروہ صحابہ کرام کے متعلق ایسی باتیں کرتا ہے جو کہ صحابہ کرام کے شایان شان اور لائق نہیں ۔

انہیں باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے ک وہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو صراحتا فاسق قرار دیتے ہیں ، اور اس عقیدہ میں وہ رافضیوں کے مشابہ ہیں ـــ اللہ تعالی انہیں ذلیل خوار کرے ۔ اور مسلمانوں پر تو واجب یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام کے آپس میں جو کچھ اختلاف ہوا اس میں بات کرنے سے باز رہیں ، اور اپنی زبانوں کو اس میں استعمال نہ کریں اور انکی فضیلت کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کا عقیدہ رکھیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

میرے صحابہ کو برا نہ کہو ، کیونکہ اگر تم میں سے اگر کوئ احد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ تعالی کے راہ میں خرچ کر دے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے ایک مد بلکہ نصف کا ثواب بھی حاصل نہیں کر سکتا ۔ صحیح بخاری و مسلم ۔

اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ، اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے }.

اور یہ وہ اعتقاد سلیم اور صحیح عقیدہ ہے جو کہ صحابہ کرام کے متعلق ایک مسلمان کا ہونا چاہئے اور یہی وہ عقیدہ ہے جو کہ صدیاں گزرنے کے باوجود اهل سنت میں پایا جاتا ہے ، امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ تعالی نے اھل سنت والجماعہ کے عقیدہ کے بیان میں کہا ہے کہ (فی بیان عقیدۃ اھل سنۃ والجماعۃ) :

(ہم اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں افراط سے کام نہیں لیتے اور نہ ہی ان میں کسی سے برات کا اظہار کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتا اور خیر کے بغیر انہیں یاد کرتا ہے ہم ان سے بغض کرتے اور ہم صحابہ کرام کو خیر و بھلائی کے بغیر یاد نہیں کرتے ، ان سے محبت کرنا دین اور ایمان اور احسان ہے اور ان سے بغض کفر و نفاق اور سرکشی و زیادتی ہے) ۔

چہارم :

اور وہ چیزیں جو کہ اس جماعت کی پکڑ میں آتا ہے ان کے فتوں میں ظاہری شذوذ پایا جاتا ، اور وہ قرآن و سنت کی نصوص سے متصادم ہیں ۔

ان میں سے کچھ بطور مثال ذکر کیئے جاتے ہیں :

انہوں نے کفار کا مال چھیننے لے لئے ان کفار کے ساتھ جوا مباح قرار دیا ہے ، اور انکی کھیتی اور جانوروں کی چوری اس شرط پر جائز قرار دی ہے کہ اگر اس میں فتنہ کا ڈر نہ ہو تو کفار کی چوری کی جا سکتی ہے ، اور اسی طرح کفار کے ساتھ سود کا لین دین کرنا جائز قرار دیا ہے ، اور محتاج کے ساتھ ان پتوں کے ساتھ معاملہ کرنا جو کہ حرام میں جائز قرار دیا ہے ۔

اور ان صریح مخالفات میں سے یہ بھی ہے کہ : آئینہ اور سکرین میں اجنبی عورت کو دیکھا جا سکتا ہے اگر چہ بطور شہوت ہی کیوں نہ ہو ، اور اجنبی عورت کو ہمیشہ اور بار بار دیکھنا حرام نہیں ، اور عورت کے بدن میں سے وہ اشیاء جو کہ مرد کے لئے دیکھنا حلال نہیں اسے دیکھنا حرام نہیں ، اور اسی طرح مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط اور میل جول مباح ہے ، اس کے علاوہ وہ فتوی جو کہ شاذ اور شریعت اسلامیہ کے خلاف اور اس سے متصادم ہیں ، اور جو امور جائز اور مباح ہیں انہیں کبیرہ گناہ شمار کرتے ہیں ، ہم اللہ تعالی سے ایسے اسباب سے عافیت طلب کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالی کے عقاب اور اس کی ناراضگی کا باعث ہوں ۔

پنجم :

ان کا اسلوب ہے کہ وہ اھل سنت کے راسخ علماء سے نفرت دلاتے -کہ الن کی کتابیں نہ پڑھی جائیں اور کی نقول پر اعتماد نہ کیا جائے -اوران پر سب وشتم کرتے اوران کی عزت مرتبہ کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، بلکہ ان علماء کو کافر قرار دیتے ہیں ، ان علماء میں سے علماء کے سر خیل امام مجدد شیخ الاسلام ابوالعباس عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی ، حتی کہ عبداللہ الحبشی نے امام ابن تیمیۃ کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے ان کی طرف گمراہی اور ایسی باتوں کی نسبت کی ہے جو کہ انہوں نے کہی ہی نہیں ، اوران پر افتراء اور جھوٹ باندھا ہے ، اس کا حساب اللہ تعالی ہی کرنے والا ہے ، اور اللہ تعالی کے پاس ہی جھگڑہ کرنے والے جمع ہوں گے ۔

اوراسی طرح وہ امام مجدد محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی اوران کی اس دعوت پر بھی طعن کرتے ہیں جو کہ جزیرہ عربیہ کے قلب میں پھیلی اور جس میں لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے بچنے کا کہا گیا اور قرآن وسنت کی نصوص کی تعظیم کی طرف بلایا گیا ، اور بدعات کو ختم کرکے سنت کا احیاء کیا گیا ، تواللہ تعالی نے اس مجدد سے معالم دین کوزندہ فرمایا ، اور بدعات اور برائی میں سے جسے چاہا اسے مٹا کر نابود کردیا ، تواللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس دعوت کے آثار عالم اسلامی کے کونے کونے پر پھیل گئے ، اور اللہ تعالی نے اس دعوت کے ساتھ بہت سے لوگوں کو گمراہی اور ضلال سے نجات دلائ ۔

تواس گمراہ جماعت (حبشیوں کی جماعت) نے اپنے منہ کے تیروں اور توپوں کا منہ اس دعوت حقہ اور جو اس دعوت کو دینے والے ہیں ان کی طرف کردیا اوراس کے ذمہ جھوٹ اور شبھا ت لگانے شروع کردئے ، اور جو صریح کتاب وسنت کی دعوت تھی اس کا انکار کرنا شروع کردیا ، ان کا یہ سارا فعل صرف اس لئے تھا کہ لوگوں کو حق سے نفرت دلائ جائے اور سیدھے راہ سے لوگوں کو روکا جائے ، اللہ تعالی ہمیں اس سے بچا کے رکھے ۔

اوراس میں کسی قسم کا کوئ شک نہیں کہ اس جماعت کا ان مبارک اور علم وفضل والے علماء سے بغض رکھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کے دل میں ہر اس شخص کے خلاف حقد وبغض اور کینہ پایا جاتا ہے جو بھی دعوت توحید کا پرچار کرے اوراس کی طرف بلائے اوراس اعتقاد کی دعوت دے جس پر قرون ثلاثہ کے لوگ تھے ، اوراس جماعت کے لوگ اسلام کی حقیقت اوراس کے جوھر سے دوراوراس سے ہٹے ہوئے ہیں ۔

شیم :

جو کچھ اوپر بیان ہوچکا اوراس کے علاوہ جو بیان نہیں کیا گیا اس کی وجہ سے کمیٹی نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے :

1-یہ جماعت گمراہ اور مسلمانوں کی جماعت (اھل سنت) سے خارج ہے ، اوراس جماعت کے ارکان پر ضروری اور واجب ہے کہ وہ اس حق پر واپس آجائیں جس پر صحابہ کرام اور تابعین عظام دین کے سب معاملات میں اور عملی اوراعتقادی طور پر تھے ، اسی میں ان کی بھلائ اور بقا ہے ۔

2-اس جماعت کے فتوی پر عمل کرنا جائز نہیں ، اس لئے کہ وہ اسے دین سمجھتے ہیں جو کہ شاذ بلکہ نصوص قرآنیہ اوراحادیث کے مخالف ہیں ، اور وہ ان اقوال پر عمل کرتے ہیں جو کہ فاسد اور نصوص شرعیہ سے دور ہیں ، اور یہ سب کچھ اس پر دلالت ہے کہ عام مسلمانوں کوان کے فتاوی پر اعتماد کرنا صحیح نہیں ۔

3-احادیث نبویہ کے متعلق ان کی کلام غیر معتبر ہے اوراس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا چاہے وہ اسناد یا معانی کے بارہ میں ہو ۔

4-ہر جگہ پر مسلمانوں ضروری ہے کہ وہ اس گمراہ جماعت سے بچ کر رہے اور لوگوں کواس سے بچنے کی تلقین کرے ، اورانہیں یہ چاہئے کہ وہ کسی بھی طرح اور کسی بھی نام سے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچیں ، اوراس جماعت کے کارکنوں کو ثواب کی نیت رکھتے ہوئے انہیں نصیحت کریں جو کہ اس میں گھسے ہوئے ہیں ، اوران کے لئے اس جماعت کے گمراہ عقائد اورافکار کوان کے سامنے بیان کیا جائے ۔

تو کمیٹی جب یہ فیصلہ کیا اور اسے لوگوں کے لئے اسے بیان کرتی ہے تو اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات علی کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کو ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچا کے رکھے اور مسلمانوں میں سے گمراہ لوگوں کو سیدھے راہ کی ھدایت دے اور ان کے حالات کی اصلاح فرمائے ، اور سازشیوں کی سازشوں کو ان کے لئے وبال جان بنائے ، اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے ، اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر اور دعا کو شرف قبولیت بخشنے والا ہے ، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل اور صحابہ کرام اور ان کی اتباع کرنے والوں پر رحمتیں برسائے ، آمین ۔